اداریـــــــہ:

حج: اسلامی وانسانی اتحاد کا مظہر

حج ایک الٰہی فریضہ اور وحدت اسلامی کی ایک نمایاں علامت ہے۔ دین مبین اسلام میں بعض ایسی عبادات ہیں جو غیر معمولی اہمیت کی حامل ہیں اور حج ان اہم عبادتوں میں سے ایک ہے۔ اس دینی فریضہ میں توحید کا جلوہ صاف دکھائی دیتا ہے جس کے ذریعہ کفروشرک کی تردید خود بخود ہوجاتی ہے۔ حج درحقیقت خداوند عالم کی طرف سفر اختیار کرنا ہے اور اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کے دیدار کی خاطر آگے قدم بڑھانا ہے۔

حج درحقیقت تمام لوگوں کے ساتھ خداوند عالم کی طرف پیش قدمی کا نام ہے۔ حج ایک قصدوارادہ کا نام ہے۔ یہ ایک تحریک بھی ہے اورتحریک کی سمت وجہت بھی۔فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے خود کو اپنی ذات سے الگ کرنا ہے، اپنی زندگی کے معمول سے دوری اختیار کرنا ہے اور اپنی ذاتی زندگی کی تمام پسندیدہ چیزوں سے دوری وعلیحدگی کے ذریعہ ہی اس کی شروعات ہوتی ہے۔ یہ ایسی عظیم الشان نمائش ہے جس کے ذریعہ بندہ مومن وموحد کو خداوند عالم کے علاوہ ہر غیر خدا سے نجات وآزادی کے ساتھ ساتھ معراج حاصل ہوجاتی ہے اور انسانی زندگی کے انفرادی وسماجی شعبوں میں ذمہ داری ، آگہی اور ایثار وعشق کا بے مثال جلوہ دکھائی دینے لگتا ہے۔مختصر لفظوں میں کہاجاسکتا ہے کہ حج کے دوران مذہب اسلام کے جملہ حقائق اورتمام اقدار پوری طرح جلوہ گر ہوجاتے ہیں۔

ممکن ہے کہ یہ سوال کیا جائے کہ خانۂ خدا تک رسائی حاصل کرنے کے لئے سفرحج کے دوران انسان زحمت اورمختلف النوع مسائل ومصائب کا سامنا کیوں کرتا ہے، جبکہ ہم سبھی لوگوں کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ خداوند عالم ہر جگہ اورہم لوگوں کے ساتھ ہے۔ ہمارا عقیدہ وایمان ہے کہ وہ ہر انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس سے قریب ہے؟ جی ہاں! یہ سوال بالکل درست ہے خداوندعالم اس خون سے بھی زیادہ قریب ہے جو ہم لوگوں کی رگوں میں دوڑ رہا ہے لیکن یہ ہماری بدقسمتی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے کہ ہم ہمیشہ غیر خدا میں مصروف ومشغول رہا کرتے ہیں۔ ہم اپنی روز مرہ کی مادی

زندگی کی وجہ سے دنیا کی دیگر سرگرمیوں میں لگے رہتے ہیں اور اس سے بھی غفلت اختیار کئے رہتے ہیں جو ہم سے سب سے زیادہ قریب ہے۔ ہمارے اور ہمارے خالق کے درمیان جو پردہ حائل ہے وہ ہماری اپنی ذات کا پردہ ہے۔ ہمارا نفس ہمیں اپنی خواہشات اور ضروریات کے موٹے پردے میں لپیٹ دیتا ہے اور غرور ہماری کم عقلی کو مادیات کی تنگ گلیوں میں محصور کردیتا ہے اور اس غرور وتکبر کی وجہ سے ہماری حقیقی عقل پر اندھیرا سا طاری ہوجاتا ہے جس کے نتیجے میں مادی ونفسانی ضروریات اور خود پسندی وخود خواہی کے علاوہ ہم دوسری کسی چیز کے بارے میں قطعی غور وفکر نہیں کرتے ہیں۔ ہم دینی تجربہ اور خدا کی ذات سے بھی غافل ہوجاتے ہیں حالانکہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ہمارے مکمل وجود پر صرف اسی کی حکومت ہے۔

پا پیادہ ہجرت، سفر کی صعوبت اور مالی اخراجات درحقیقت جملہ مادی خواہشات کے چنگل سے فرار وآزادی کا وسیلہ ہیں۔ یہ درحقیقت مال دوستی اور آرام طلبی سے علیحدگی کا ذریعہ اور خداوند عالم کے ذکر کے لئے آمادگی کا اعلان اور قرب خداوندی حاصل کرنے کے لئے ایک آگہی وبیداری ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اپنے وجود کی گہرائی میں حضور خداوندی کا احساس ہے۔ اسی وجہ سے میلوں کے سفر کے بعد اور سفر کے دوران مصائب جھیلنے کے بعد انسان ہوشیاراوردانشمند ہوجاتا ہے اور ’’شناخت ومعرفت‘‘ کی زمین ہموار ہوجاتی ہے۔ طرح طرح کی ضرورتوں سے الجھنے کے بعد انسان کو اپنے پرودگار کی معرفت حاصل ہوجاتی ہے۔ وہ اپنے خدا کی طرف مائل ہوجاتا ہے اور اس کو اپنے مہربان اور رحمان خدا کی قربت کا احساس ہونے لگتا ہے۔ خداوند عالم کی حقیقی شناخت ومعرفت کی وجہ سے وہ اپنی حقیقی ذات سے واقف وآگاہ ہوجاتا ہے۔

خداے وحدہٗ لاشریک پر مکمل اعتقاد وایمان کی تعلیم کے ساتھ قرآن مجید کی شروعات ہوتی ہے۔ اس کے بعد خدا کی مقدس کتاب لوگوں کو خداوند عالم پر مکمل اعتقاد وایمان اور عمل صالح کی طرف دعوت دیتی ہے۔ توحید کا تقاضہ عمل ہے تاکہ فکر وکردار اور ایمان وعمل کے درمیان وحدت پیدا ہوجائے۔ اس طرح عقیدۂ توحید خدا کی طرف ہجرت کی ابتدا ہے۔ اور حج اس ہجرت کی عملی تعبیر کا نام ہے۔ حج کا مطلب ٹھوس ارادہ اور اپنی ذات سے باہر نکلنا ہے۔ اپنی ذات سے باہر نکل کر ذات خداوندی کی طرف ہمہ تن متوجہ ہونا ہے۔ اپنی ذات کی طرف توجہ کے بجائے خدا کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ تعلقات کی غلامی وبندگی کے بجائے خدائے وحدہٗ لاشریک کی بندگی کی طرف راغب

ہونا ہے کیونکہ دنیا اوراس میں تمام چیز اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ لہٰذا ہمیں خود پرستی کے بھنور سے نکل کر خداپرستی کے ساتھ ہی ساتھ اپنی ذات پر توکل کے ذریعہ خدا کی ذات پر بھروسہ کرنا ہے کیونکہ دنیا کی تمام چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔خود پرستی سے نکل کر خداپرستی اور اپنی ذات پر توکل کے بجائے خداوند عالم کی ذات پر توکل کرنا ہے۔

جب ہم لوگ فریضۂ حج کا تجزیاتی مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ خداوند عالم نے ان تمام مفاہیم ومطالب کو ،جنہیں وہ لوگوں تک پہونچانا چاہتا ہے حج جیسی عظیم عبادت الٰہی میں ایک جگہ جمع کردیا ہے۔ وہ تمام مناظر جن کے ذریعہ باطل اور انحراف کے خلاف انسان کی نبرد آزمائی کی نشاندہی ہوتی ہے وہ ارکان حج کی ادائیگی کے دوران پوری طرح نمایاں ہوجاتے ہیں۔ گویا خداوند عالم یہ چاہتاہے کہ انسان حج کے ذریعہ ، جو ایک مخصوص سفر ہے، ایسے روحانی وعرفانی احساس کا حامل رہے جس کی جھلک انسان کی عملی زندگی میں بھی دکھائی دینے لگے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سفر حج سے واپسی کے بعد انسان کے ارادہ میں ٹھہراؤ اور بھاری بھرکم پن پیدا ہوجاتا ہے اور وہ حج کے دوران حاصل شدہ جملہ مفاہیم ومطالب کو اپنی زندگی میں عملی رنگ وروپ میں پیش کرنے کی کوشش میں سرگرم ہوجاتا ہے اور اپنی زندگی میں ایسے اہم اقدام کرتا ہے اور ایسی وسیع راہ وروش اختیار کرتا ہے کہ اس کی بقیہ زندگی سفر حج کے دوران حاصل کی گئی تربیت کی ترجمان رہے ۔

لیکن حج درحقیقت عبادی اور انفرادی تجربہ ونتائج کے ساتھ ہی ساتھ سیاسی اور سماجی تجربہ نتائج کا بھی حامل ہے۔ حج فقط ایک عبادت اور سماج ومعاشرہ سے الگ رہتے ہوئے خودسازی میں سرگرم رہنے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ انسان کو خود سازی کے ساتھ ہی ساتھ سماج ومعاشرہ کی تعمیر واصلاح کا سلیقہ بھی سکھاتا ہے۔ حج ایک طرف اخلاقی فضائل وکمالات کی ترقی کا باعث ہے اور دوسری طرف اسلامی سیاست کو لازمی سازوسامان فراہم کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ مذہب اسلام میں حج ایک ایسی پاکیزہ اور دل کی گہرائی سے وابستہ عبادت ہے جس میں روح کی طہارت وپاکیزگی کے جملہ وسائل موجود ہیں اور یہ عبادت انسان کو ہرقسم کی آلودگیوں سے نجات عطا کردیتی ہے۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سماجی اور سیاسی امور ومعاملات سے اس کا کوئی سروکار نہیں ہے بلکہ حج امت اسلامیہ عالم کے سیاسی اغراض ومقاصد کی تکمیل کا موثر ترین وسیلہ ہے۔ بنیادی اعتبار سے یہ ممکن نہیں ہے کہ حج کو اس کی دو اہم خصوصیات عبادت اور سیاست سے جدا کیا جاسکے کیونکہ یہ دونوں خصوصیات ہی حج کے

حقیقی خدوخال کی نشاندہی کرتی ہیں کیونکہ عبادت کی روح خداوند عالم کی طرف ہمہ تن متوجہ رہنا ہے اور خداوند عالم کی مخلوق یعنی عوام الناس کی طرف متوجہ رہنا سیاست کی روح ہے اور مراسم حج کے دوران یہ دونوں عناصر آپس میں اس طرح گھل مل جاتے ہیں کہ انہیں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں کیا جاسکتا ہے اور اگر ان میں سے کسی ایک عنصر کو زور وزبردستی کے ذریعہ جدا کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ حج کی نابودی کا باعث ہوگا۔ ملت اسلامیہ عالم کے قائدعظیم الشان حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے اپنے ایک بیان میں حج کی سیاسی افادیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشادفرمایا ہے کہ'' حج ابتدائی زمانہ سے ہی عبادی مراسم کے ساتھ ہی ساتھ سیاسی اہمیت وافادیت کا حامل رہا ہے اور پیغمبر اکرمؐ وان کے خلفاء وجانشین امت اسلامیہ عالم کو اسلامی رہنماؤں کے سیاسی موقف سے آگاہ کرنے کے لئے حج سے بھرپور استفادہ کیا کرتے تھے۔

حج جیسی عظیم عمومی وا سلامی کانگریس درحقیقت وحدت اسلامی کا ایک بہترین اور دلکش نمونہ ہے جس میں ہرعقیدہ ونظریہ کے حامل مسلمان غیرمعمولی عقیدت کے ساتھ شریک ہوتے ہیں اور دنیا والوں کی نگاہوں کے سامنے اسلامی وحدت واتحاد کا جلوہ پیش کرتے ہیں۔ اسلام مسلمانوں کے درمیان وحدت واتحاد کو غیرمعمولی اہمیت کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیونکہ وحدت اسلامی کوعظیم اسلامی مقصد کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے۔مسلمانوں بالخصوص امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی طرف دعوت دینے والے صاحبان علم وارشاد کا فریضہ ہے کہ وہ اس عظیم مقصد میں مکمل کامیابی کے لئے بھرپور کوشش اور غیرمعمولی لگن سے کام لیں اور کم از کم باہمی اختلافات اور تفرقہ اندازی سے پرہیز کریں۔ علامہ فقید کا کاشف الغطاء نے ٹھیک ہی ارشادفرمایا ہے۔''بنی اسلام علی کلمتین: کلمة التوحید وتوحید الکلمہ یعنی'' اسلام دو بنیادی فکروں پر قائم ہے۔ ان میں سے ایک بنیاد خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت اور دوسری بنیاد اسلامی معاشرہ کا باہمی اتحاد واتفاق ہے۔''

لیکن موجودہ دور میں اسلام اور مسلمانوں پر ہونے والے حملات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے یہ بات بڑے اعتماد وبھروسے کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں اور ان سے وابستہ عناصر مسلمانوں کے درمیان نفاق اور کینہ پروری پھیلانے میں ہمہ تن سرگرم ہیں اور وحدت واتحاد پر مبنی یہ فریضۂ الٰہی اسلام دشمن طاقتوں کے مکروفریب کا دنداں شکن جواب فراہم کرسکتا ہے ۔لیکن اس سلسلے میں غیرمعمولی اسلامی بیداری، وحدت وتقریب بین مذاہب کے سلسلے میں سرگرمی ،تفرقہ انگیز عناصر کی

مکمل نابودی اور اسلامی ثقافت کی بھرپور ترویج واشاعت ہے جو ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ آج عالم اسلام کو ایک ایسی عالمی وعلمی تحریک کی ضرورت ہے جو اسلام کو وسعت عطا کر سکے اور اسلامی معاشرہ پر سیاہ فگن پسماندگی کو دور کر سکے۔

آخر کلام میں خداوند متعال کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے فصلنامہ راہ اسلام کے موجودہ شمارہ کو خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران اور حج کمیٹی آف انڈیا کے تعاون سے نئی دہلی میں مورخہ ۱۰ و ۱۱/اکتوبر ۲۰۰۹ء کو منعقد عالمی حج سمینار میں پیش کئے گئے مقالات پر مشتمل قرار دینے کی توفیق عنایت فرمائی۔ درحقیقت اس عالمی سمینار کی تشکیل کا بنیادی مقصد وحدت اسلامی پر مبنی پیغام حج کو منظر عام پر پیش کرنا تھا اور موجودہ شمارہ میں ان مقالات کی اشاعت کا مقصد بھی قارئین کرام کو اس مقصد کی طرف متوجہ رکھنا ہے اور اس مقصد کی راہ میں آگے بڑھتے رہنا ہی اسلام کی مکمل پیروی اور حقیقی راہ اسلام ہے۔ والسلام